روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
جمعرات 10/اکتوبر 2013ء 4 ذوالحج 1434 ہجری 10/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 232

ہدایت پاؤ گے

کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔

(النور:55)

تقویٰ، اطاعت، ایمان میں مضبوطی، خلافت کی برکات اور عبادت کے معیار بلند کرنے کی پُر معارف نصائح

دعاؤں، قربانیوں اور کامل اطاعت کے ساتھ اپنے آپ کو روحانی برکات کا حصہ دار بنائیں

دعوت الی اللہ کا بہت بڑا ذریعہ ایم ٹی اے چوبیس گھنٹے مختلف زبانوں میں احمدیت کا پیغام پہنچا رہا ہے

29 ویں جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب کا خلاصہ 6/اکتوبر 2013ء

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

خدا تعالیٰ کے فضل سے 29 واں جلسہ سالانہ آسٹریلیا مورخہ 6/اکتوبر 2013ء کو بیت الہدیٰ سڈنی میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پاکستانی وقت کے مطابق تقریباً ساڑھے چھ بجے صبح نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں پنڈال میں تشریف لائے اور تقریب کا آغاز ہوا۔ حضور انور نے تلاوت قرآن کریم کے لئے مکرم طاہر احمد صاحب اور اردو ترجمہ کے لئے مکرم ثاقب محمود عاطف صاحب کو بلایا۔ نظم مکرم ظفر مصطفیٰ صاحب نے پڑھی۔ تعلیمی میدان میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو حضور انور نے ایوارڈز تقسیم فرمائے بعدۂ مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ میں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو علم انعامی اور دیگر انعامات بھی عطا فرمائے۔ تقسیم ایوارڈز اور انعامات کی اس تقریب کے بعد حضور انور نے تربیتی امور پر مشتمل پُر معارف اختتامی خطاب شروع فرمایا۔ جس میں اطاعت، تقویٰ، قلمی جہاد اور خلافت کی برکات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

حضور انور نے خطاب کے آغاز میں فرمایا۔ اس وقت میں اپنی بات ان آیات (سورۃ النور 52 تا 57) کے مضمون سے ہی شروع کروں گا جو ہمارے سامنے تلاوت کی گئی تھیں۔ پہلی بات اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ ایک حقیقی مومن کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتا ہے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حوالے سے توجہ دلائی جائے تو حقیقی مومن ہمیشہ یہی جواب دیتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ پھر یہ کہ کسی خوف یا منافقت سے یہ نہیں کہنا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، بلکہ تقویٰ کا اظہار ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے اطاعت کرنے کے انعام کے طور پر تمہارا مقام اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بلند کروں گا۔ تمہیں کامیابیاں نصیب ہوں گی۔ پھر یہ کہ منہ سے دعوے نہ کرو کہ ہمیں حکم ملے تو ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے، زبانی دعوے نہ ہوں کہ ہم جماعت کی خاطر ہر قربانی دینے والے ہیں۔ وقت آئے گا تو یہ نہ ہو کہ بہانے اور تاویلیں پیش کرنے لگ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے واقف ہے۔ اس لئے اپنے قول و فعل کو ایک کرو، اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ فرماتا ہے کہ اگر بات سنو گے اور عمل کرو گے تو ہدایت یافتہ کہلاؤ گے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ٹھہرو گے اور انعام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم ایک لڑی میں پروئے جاؤ گے۔ ایمان میں مضبوطی پیدا ہو گی اور خلافت کے فیض سے فیضیاب ہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس دین پر قائم کرے گا جو اس نے تمہارے لئے پسند کیا ہے۔ حضور انور نے خلافت کے انعام، عبادت کے معیار بلند کرنے اور حقوق العباد ادا کرنے کے بارے میں تفصیل سے بیان فرمایا۔

فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہی حقیقی انعامات کا وارث بناتی ہے اور خلافت سے مستفیض کرتی ہے۔ اس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے جسے آیت استخلاف بھی کہتے ہیں آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اس راہنما اصول کے مطابق ایک نظام سے وابستہ ہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنے والی ہو اور خلافت کے نظام سے کامل طور پر وابستگی ہو، حضور انور نے وقت کی ضرورت قلمی جہاد اور اس کی دیگر اقسام کے حوالے سے تفصیلات بیان فرمائیں۔ حضور انور نے جماعت کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا قرآن کریم کی اشاعت مختلف زبانوں میں آج دنیا میں جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ دین کے حق میں لٹریچر شائع ہو رہا ہے اور مخالفین کے جواب دیئے جا رہے ہیں تو آج یہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ ہماری دعوت الی اللہ کا بہت بڑا ذریعہ ایم ٹی اے ہے۔ جو چوبیس گھنٹے مختلف زبانوں میں دین اور احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچا رہا ہے اور دنیا اس سے متاثر بھی ہو رہی ہے۔ بعضوں نے احمدیت قبول کر لی اور بعض احمدی تو نہیں ہوئے لیکن تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ حضور انور نے اس کی چند مثالیں پیش فرمائیں۔

باقی صفحہ 7 پر

قواعد ضرور پڑھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

انتظامی امور میں ایک اور بات یہ کہنی چاہتا ہوں کہ عہدیدار اپنے اپنے شعبہ کے قواعد کے بارے میں ضرور پڑھیں۔ قواعد میں ہر ایک شعبہ کو پتہ ہونا چاہئے کہ اس کے کیا فرائض ہیں؟ کیا اختیارات ہیں؟

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

قربانی کی کھالوں کا ٹینڈر

قربانی کی کھالیں خریدنے کے خواہشمند حضرات اپنے ٹینڈر مورخہ 15/اکتوبر 2013ء کی شام 4 بجے تک دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دیں۔ ٹینڈر اسی روز شام 6 بجے ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید الاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا -/14000 روپے
قربانی حصہ گائے -/7000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2013ء

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 28 ستمبر 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں فرمایا؟

ج: حضور انور نے یہ خطاب مورخہ 30/اگست 2013ء کو بمقام حدیقۃ المہدی آلٹن میں ارشاد فرمایا۔

س: حضرت مسیح موعود نے جلسوں کے انعقاد کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! جلسوں کا مقصد افراد جماعت کو ان اعلیٰ معیاروں تک پہنچانا تھا جہاں تقویٰ میں ترقی، ایمان کی مضبوطی اور حقوق العباد کی ادائیگی کے معیار بلند ہوتے بھی نظر آئیں۔

س: سچی خوشحالی اور راحت کس طرح حاصل ہوتی ہے؟

ج: فرمایا! سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ متقی کے لئے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں حصول تقویٰ کے متعلق کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! جس قدر اولیاء اللہ اور اقطاب گذرے ہیں انہوں نے جو کچھ حاصل کیا تقویٰ ہی سے حاصل کیا اگر وہ تقویٰ اختیار نہ کرتے تو وہ بھی دنیا میں معمولی انسان کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے۔

س: قرآن شریف کی تعلیم کی علت غائی کو بیان کریں؟

ج: فرمایا! قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علت غائی ہے۔ اگر انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں ریاء الناس کے حوالہ سے کیا بیان فرمایا؟

ج: ریاء الناس کے لئے خواہ کوئی کام بھی کیا جاوے اور اس میں کتنی ہی نیکی ہو وہ بالکل بے سود اور الٹا عذاب کا موجب ہو جاتا ہے۔ دنیا کی خاطر اور اپنی عزت اور شہرت کے لئے کوئی کام کرنا خدا تعالیٰ کی رضامندی کا موجب نہیں ہو سکتا۔

س: بدعات اور رسوم کے ضمن میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! وہ تمام رسمیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے قول کے خلاف ہیں وہ بدعات ہیں۔ وہ رسوم ہیں ان کو توڑنا ہمارا فرض ہے ہمارے سب اقوال اور افعال خدا تعالیٰ کے مطابق ہونے ضروری ہیں۔

س: تقویٰ سے انسان اللہ تعالیٰ کے کس قدر انعامات کا وارث بنتا ہے؟

ج: فرمایا! ’’اصل تقویٰ، جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیاء آتے ہیں......خدا تعالیٰ کا خوف نکلا ایمان بھی نکل گیا ...... کہ جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گھاس بھی نہیں کھا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کو نہیں ہے اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے جسے وہ عطا ہو وہ سب کچھ پا سکتا ہے۔

پاکیزگی اور طہارت عمدہ شے ہے۔ انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔

اگر یہ ایمان ہوگا کہ خدا تعالیٰ ہمارے ہر فعل کو دیکھ رہا ہے تو یہ برائیاں ہو ہی نہیں سکتیں کسی برائی میں انسان مبتلا ہو ہی نہیں سکتا ...... اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچے۔ چھوٹے گناہوں اور بڑے گناہوں سے بچے۔ انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے۔

س: ایمان پر استقامت اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا بشارت دی ہے؟

ج: خدا تعالیٰ فرماتا ہے جب انہوں نے ایسا کیا اور صدق اور وفا دکھلائی تو اس کا اجر یہ ملا کہ یعنی ان پر فرشتے اترے اور کہا کہ خوف اور حزن مت کرو تمہارا خدا متولی ہے اور بشارت دی کہ تم خوش ہو اس جنت سے۔ اس جنت سے یہاں مراد دنیا کی جنت بھی ہے۔ دنیا اور آخرت میں ہم تمہارے ولی اور متکفل ہیں۔

س: متقی بننے کے واسطے کن اخلاق رذیلہ کو چھوڑنا اور اس کے بالمقابل کن اخلاق فاضلہ میں ترقی کرنا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریاء، عجب، حقارت، بخل کے ترک کرنے میں پکا ہو۔ تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔

س: اللہ تعالیٰ کا اپنے اولیاء کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے اور ان پر حملہ کرنے والوں کی بابت کیا فرمایا؟

ج: حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے۔ میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔

س: خدا تعالیٰ کی رحمت کے سرچشمہ سے فائدہ اٹھانے کا اصل قاعدہ کیا ہے؟

ج: خدا تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ جیسے اس انسان کا قدم بڑھتا ہے ویسے ہی پھر خدا کا قدم بڑھتا ہے خدا تعالیٰ کی خاص رحمتیں ہر ایک کے ساتھ نہیں ہوتیں اور اسی لئے جن پر یہ ہوتی ہیں ان کے لئے وہ نشان۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی اور یقین کی حاجت کے بارہ میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ’’نماز ہے کہ ہر ایک حیثیت کے آدمی کو پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نہ کریں اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ میں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے۔

س: حضور انور اپنے خطاب میں ایمان کی کن دو اقسام کی وضاحت فرمائی؟

ج: ایک وہ ایمان ہے جو صرف زبان تک محدود ہے اور اس کا اثر افعال اور اعمال پر کچھ نہیں۔ دوسری قسم ایمان باللہ کی یہ ہے کہ عملی شہادتیں اس کے ساتھ ہوں......۔

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی بعثت کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

ج: فرماتے ہیں کہ میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھاؤں کیوں کہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت کو صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیاوی اسباب پر ہے یہ بھروسہ اس کو ہرگز خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں انسان کی فطرت میں واقع کس امر کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! انسان کی فطرت میں یہ امر واقع ہے کہ وہ جس چیز پر یقین لاتا ہے اس کے نقصانات سے بچنے اور اس کے منافع کو لینا چاہتا ہے۔ اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو اس کے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جاوے مگر نہیں۔‘‘

س: انسان کا پہلا فرض کیا ہے؟

ج: فرمایا! پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے اس ایمان کو درست کرے جو وہ اللہ پر رکھتا ہے یعنی اس کو اپنے اعمال سے ثابت کر دکھاوے کہ کوئی فعل ایسا اس سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو۔

س: حضور انور نے ایمان کی تعریف کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حقیقی ایمان ایک موت ہے جب تک انسان اس موت کو اختیار نہ کرے دوسری زندگی مل نہیں سکتی۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں نجات ملنے کی بابت کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! نجات اسی کو ملتی ہے جو دل کا صاف ہو، جو صاف دل نہیں وہ اچکّا اور ڈاکو ہے خدا تعالیٰ اسے بری طرح مارتا ہے......۔

س: دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے کیا معنی ہیں؟

ج: اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر مجھے اپنے بھائیوں اور قریبی رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلق بھی کرنا پڑے تو میں خدا تعالیٰ کو سب سے مقدم رکھوں گا اور اسی کے لئے اپنے تعلقات چھوڑتا ہوں ایسے لوگوں پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کیونکہ انہی کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے۔

س: دین کے دو حصے بیان کریں؟

ج: فرمایا! دین کے دو حصے ہیں ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی ہی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا۔ شریعت کے دو ہی قسم کے حقوق ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔

س: حقوق العباد کی ادائیگی میں کون سی مشکلات پیدا ہوتی ہیں؟

ج: فرمایا! حقوق العباد میں بہت مشکلات ہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے اس کی بڑی رعایت اور حفاظت کرنی چاہئے ایسا نہ ہو کہ آدمی دوسرے کے حقوق تلف کرنے والا ٹھہرے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ملتا ہے جس کے لئے دعا کی بڑی ضرورت ہے۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں حقوق العباد کے کون سے دو حصے بیان فرمائے؟

ج: فرمایا! حقوق العباد میں ایک قریبیوں کا خیال ہے سب سے بڑھ کر ماں باپ ان کی اطاعت کرنا ان کا خیال رکھنا دوسرے عامۃ الناس کا خیال رکھنا اپنے بھائیوں کا خیال رکھنا فرمایا بنی نوع انسان پر شفقت اور اس کی ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔

س: حقوق اللہ میں سے سب سے بڑا حق کون سا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے۔

س: سینہ کس طرح صاف ہوتا ہے؟

ج: فرمایا! بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے

باقی صفحہ 7 پر

مکرم مبشر محمود صاحب

رحمۃ للعالمین ﷺ کا فیض رساں وجود

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رب العالمین بیان فرمائی ہے اور یہ سب سے بڑی حقیقت ہے کہ رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے مظہر کامل ہیں۔ اسی لئے رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس صفت رب العالمین سے فیض پا کر رحمت للعالمین قرار پائی۔

جب ہم اس حوالے سے غور کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت سے تو عالمین کا ذرہ ذرہ فیض پا رہا ہے اسی طرح عالمین میں خواہ آسمان ہو یا زمین، چرند ہوں یا درند، موجودہ انسان ہوں یا گزری ہوئی اقوام، قیامت تک رہنے والی مخلوق ہو یا بعث بعدالموت آنے والی زندگی، انبیائے گزشتہ ہوں یا معصوم فرشتوں کا لشکر سب کا رحمۃ للعالمین سے فیض پانا ضروری ہے۔

اجرام فلکی بھی عالمین میں شامل ہیں جو خدا تعالیٰ کی مخلوق اور خدا کے نور سے منور تھے اور یہ خدا کی حسین اور فیض رساں مخلوق ہونے پر خوش تھے۔ کچھ ایسے ظالم لوگ بھی ظاہر ہوئے جنہوں نے ان اجرام فلکی کے نور کو ظلمت میں بدل دیا۔ وہ نور جو ہدایت کا موجب تھا گمراہی کا سبب بننے لگا کوئی چاند کو حاجت روا سمجھنے لگا تو کوئی سورج کو دیوتا اور کوئی ستاروں کو سجدہ کرنے لگا۔ ایسی ظلمت میں آفتاب ہدایت خدا کے نور کا کامل ظہور صداقتوں کا سورج طلوع ہوا یعنی رحمۃ للعالمین ﷺ کا نزول ہوا جس نے آکر یہ اعلان کیا کہ نہیں نہیں یہ اپنی ذات میں کچھ حقیقت نہیں رکھتے ان میں تو خدا کا نور چمک رہا ہے جو خالق ارض وسما کی طرف راہنمائی کر رہا ہے۔ یہ سب اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں جو ان کا خالق و مالک ہے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کا یہ اعلان ان پر لگے داغ کو دھو کر ان کے نور کو اور منور اور روشن کر کے ان پر عظیم احسان کرتا ہے اور یہ مخلوق جو گمراہی کا سبب بننے لگی تھی اولوالالباب کے لئے آیت اللہ بن گئی۔

عالمین میں سے اس مخلوق کا جائزہ لیتے ہیں جو خدا کی سب سے زیادہ پاک اور فرمانبردار مخلوق ہے یعنی ملائکہ۔ حیرت تو اس وقت ہوئی جب ایسی پاک نوری مخلوق کو بھی ظالموں نے اپنے ظلم اور جہالت کا نشانہ بنایا اور ایسے ناپاک الزامات لگا کر ان کو بھی افسردہ اور پژمردہ کر دیا۔ کسی نے ان کے نام کے مجسمے بنا کر ان کی عبادت شروع کر دی تو کسی نے ان کے نام پر بلند و بالا عمارتیں کھڑی کر دیں تو کوئی ان کو خدا کی بیٹیاں کہنے لگا تو کوئی ان پر قبضہ کا دعویٰ کر کے اپنا غلام ظاہر کرنے لگا تو کچھ ایسے ظالم بھی آئے جنہوں نے ہاروت ماروت فرشتوں کو فاحشہ کے عشق میں مبتلا قرار دے کر کنویں میں الٹا لٹکا ہوا مانا۔

اس معصوم مخلوق پر لگے داغ اور ہونے والے ظلم دور کرنے کیلئے رحمۃ للعالمین ﷺ کی طرف سے آواز آتی ہے، لا یعصون اللہ ...... کہ یہ تو نہایت پاک، نہایت خوبصورت، خوب سیرت اور خدا کے ہر حکم کی فرمانبرداری کرنے والی مخلوق ہے اس طرح اس مخلوق نے بھی رحمۃ للعالمین ﷺ سے فیض پایا۔

عالمین میں وہ انبیاء بھی شامل ہیں جو آپؐ سے پہلے گزر چکے، جو خدا کی سب سے محبوب مخلوق تھے، جن کو خدا نے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا جو انسانیت کے لئے اس دنیا میں سب سے بڑا انعام تھے۔ لیکن افسوس چند ایسے ظالم بھی آئے جنہوں نے خدا کی اس مخلوق پر بے انتہا ظلم کیا کہیں ناپاک کہا تو کہیں ظالم، کہیں کاذب کہا تو کہیں باغی قرار دے کر صلیب دینا چاہی کہیں ظالم کہہ کر آگ میں ڈال دیا۔

اللہ اللہ یہ تیرا رحمۃ للعالمین ﷺ آتا ہے اور آکر ایسا اعلان کرتا ہے کہ تمام انبیاء پر لگے داغ دھل جاتے ہیں، ان پر لگا ہر الزام مٹ جاتا ہے، ان کی کھوئی ہوئی عزت ان کو واپس عطا کرتا ہے اور ان پر ایمان لانا مومن کے لئے لازم قرار دیتا ہے اور ان کے منجانب اللہ ہونے پر خاتم کی مہر ثبت کرتا ہے اور یہ اعلان کرتا ہے کہ دنیا میں آنے والا ہر نبی لکل قوم ھاد قوموں کی ہدایت کا موجب تھا ان کا خیر خواہ تھا لا یخشون احدا ...... وہ صرف خدا سے ڈرتے تھے لا اسئلکم علیہ مالا اور وہ کسی سے کسی قسم کے اجر یا مال کو نہیں چاہتے تھے بلکہ وہ صرف اپنی قوم کی بھلائی کے خواہاں تھے۔

عالمین میں شامل وہ آسمانی صحائف بھی ہیں جو اس دنیا میں ہمیشہ آتے رہے اور ہر قوم نے اس سے فیض بھی پایا لیکن مرور زمانہ اور ظالم و جاہل لوگوں نے ان پاک کتابوں اور صحائف کو بھی ایسا بگاڑا کہ ان میں سے ایک بھی اپنی اصلی حالت میں نہ رہی اور بجائے قوم کی راہنمائی کے بگاڑنے کا موجب بننے لگی۔ اس ظلم کا نشانہ بننے والی کتب اس عظیم الشان رحمۃ للعالمین ﷺ سے رحمت کا فیض پاتی ہیں وہ آتے ہی ان کی گرد صاف کرتا ہے ان کے موتیوں کو اکٹھا کرتا ہے ان کے الہامی ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے اور کتب قیمہ میں جمع کر کے یہ اعلان عام کرتا ہے کہ ان کتابوں پر ایمان لانا بھی تمہارے ایمان کا جزو اعظم ہے۔ اس طرح کتب سماوی بھی فیضان محمد مصطفیٰ ﷺ سے مستفید ہوئے۔

یہ عظیم الشان رسول ﷺ عالمین میں شامل اجرام فلکی ہوں یا فرشتے یا کتب سماوی یا گزشتہ انبیاء سب کے لئے رحمۃ للعالمین تھا۔ آیئے آپؐ کی رحمت کے چند نظارے آپؐ کی اپنی زندگی کے بھی کرتے ہیں۔ جہاں وہ پوری زمین کو عبادت کے لئے پاک قرار دے کر پوری زمین کو پاک کرتا ہے اور زمین پر احسان عظیم کرتا ہے وہاں اندھیری راتوں میں گھنٹوں سجدوں میں گڑگڑا کر غار حرا جیسی اندھیری غاروں کو خدا کے نور سے منور کر دیتا ہے اور اقوام عالم کے لئے دنیا کا سب سے بڑا انعام قرآن کریم کی صورت میں لاتا ہے۔

اقوام عالم پر سب سے بڑا احسان وہ یہ اعلان کر کے کرتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین کہ دین میں کوئی جبر نہیں، جو چاہے ایمان لائے جو چاہے انکار کرے۔ اس اعلان سے وہ تمام دنیا کے مذاہب اور اقوام کو امن کا ایسا پیغام دیتا ہے جس سے مذہب اور ضمیر کی آزادی پوری شان کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے اور رحمۃ للعالمین ﷺ کا فیض اقوام عالم پر نچھاور ہوتا ہے۔

جہاں وہ تمام نبیوں کا سردار ہونے کے باوجود لا تفضلونی علی موسی کہہ کر عجز کی راہوں سے تمام مذاہب کے دل جیت لیتا ہے وہاں ہر قوم کی عبادت گاہ کی حفاظت اس کی عزت و احترام کو بڑی شان کے ساتھ قائم کر کے پوری دنیا کو امن کا چارٹر دے کر عظیم احسان کرتا ہے۔

وہ یتیم ہونے کے باوجود یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے اور ان کی پرورش کرنے والوں کو جنت میں اپنے ساتھ کی خوشخبری دیتا ہے اور والدین سے محروم ہونے کے باوجود ماں باپ کے لئے واخفض لھما جناح الذل کا حکم دیتا ہے اور ان کی اطاعت کو سب سے بڑی نیکی قرار دیتا ہے۔

وہ بادشاہ تھا لیکن ہر مسکین کو اپنے ساتھ بٹھاتا اور الفقر فخری کا اعلان کر کے تمام حاجت مندوں کے لئے اپنے دربار کے در کھولتا ہے۔

الکاسب حبیب اللہ کہہ کر مزدور کو ایسی جزا دیتا ہے جو ہر لعل و جوہر سے بڑھ کر ہے۔ جو غلام کو خواہ زیدؓ ہو یا انسؓ اپنا بیٹا بنا کر شہزادہ کا درجہ عطا کرتا ہے اور بلالؓ حبشی کو امان کا جھنڈا عطا کرتا ہے اور غلامی کی زنجیروں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے سیدنا بلال بنا دیتا ہے۔

وہ انصر اخاک ظالماً او مظلوماً کے حکم سے ظالم کو ظلم سے روک کر اور مظلوم کی مدد کر کے دونوں پر رحم کرتا ہے۔ وہ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ کی تعلیم دے کر، بھائی چارہ کے اسلوب سکھا کر دنیا کو السلام علیکم کا عظیم تحفہ دیتا ہے۔

وہ رحمۃ للعالمین ﷺ آتا ہے سب کا حامی ہو جاتا ہے اور عورت جس کو انسان بھی نہ سمجھا جاتا تھا کہیں اس کے قدموں میں جنت لا ڈالتا ہے تو کہیں بیٹیوں کے والدین کو جنت کی خبر دیتا ہے تو کہیں بے بس، بے سہارا عورتوں کو جو ورثہ کا حق نہ رکھتی تھیں مالکن بناتا ہے اور بیویوں سے حسن سلوک کر کے ان کے ایسے حقوق قائم کرتا ہے کہ بیوی کو ملکہ بنا کر گھر کا تخت عطا کرتا ہے۔

وہ رحمت عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے

وہ ہمسایوں سے حسن سلوک کا حکم دیتا ہے اور اس سلوک کو کمال تک پہنچاتا ہے اور اکرموا الضیف کے حکم سے مہمانوں کی مشکلات کو دور کرتا ہے۔ وہ راستوں کے حقوق بھی قائم کرتا ہے اور اماطۃ الاذی عن الطریق کے اعلان سے ہر راہ کو صاف کرتا ہے، من غش فلیس منا کہہ کر، بازاروں سے شراب کی دکانیں ہٹا کر، مے خانوں کو ویران کر دیتا ہے اور بازاروں کو پاکیزگی عطا کرتا ہے۔

وہ قرض لے کر اور پھر اس کی حسن ادائیگی سے دونوں کے لئے راہنما اصول وضع کر کے عظیم احسان کرتا ہے۔ وہ طہارت و غسل کے طریق بتا کر ہر جسم کو پاکیزگی عطا کرتا ہے تو الا بذکر اللہ تطمئن القلوب کا اعلان کر کے قلب و روح کی طمانیت کا سبب بنتا ہے۔

وہ جنگوں میں کسی بوڑھے، بچے، عورت پر تلوار اٹھانے سے منع کرتا اور درختوں اور فصلوں کی تباہی سے روکتا ہے اور جنگی قیدیوں سے حسن سلوک کو انتہا تک پہنچاتا ہے اور ان کی رہائی کے بہانے ڈھونڈتا ہے۔

وہ رحمۃ للعالمین ﷺ جانوروں اور پرندوں پر اپنا لطف و کرم اس طرح دکھاتا ہے کہ وہ اپنے اوپر ہونے والے ظلم کی شکایتیں کر کے اس کا ازالہ کرواتے نظر آتے ہیں۔ وہ ان کو تیز چھری سے ذبح کرنے کا حکم دے کر انہیں زیادہ تکلیف سے بچاتا ہے تو کہیں درخت اس کی رأفت و محبت میں آنسو بہاتے نظر آتے ہیں۔

وہ رحمۃ للعالمین ﷺ بدترین دشمنوں کے لئے بھی مغفرت کی دعا کرتا اور ان کا جنازہ پڑھاتا ہے۔ وہ فتح مکہ کے موقع پر ان ظالموں کے ظلموں کو یاد کر کے اپنی انتقام کی آگ نہیں بجھاتا بلکہ لاتثریب علیکم الیوم کہہ کر کہ جاؤ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں بخشش کا عظیم الشان اعلان کرتا ہے۔ ابوسفیان کے گھر کو امان قرار دے کر دشمنوں کے دلوں کو خدا کے دربار میں جھکا دیتا ہے اور ہندہ جیسی دشمن بھی آپؐ کی رحمت سے فیض پا کر لا الہ الا اللہ کا اقرار کر کے جہنم سے نجات پاتی ہے۔

وہ رحمۃ للعالمین ﷺ آسمانوں کا سفر کرتا ہے۔ دنیٰ فتدلیٰ کے تحت خدا کے پھلوں سے

اتنا لد جاتا ہے کہ اس کے درخت وجود کی ہر شاخ انسانیت کے لئے رحمت کے پھلوں سے جھک جاتی ہے۔

اللہ اللہ یہ رحمۃ للعالمین ﷺ جس طرح ماضی اور حال میں اپنی رحمت کے ٹھاٹھے مارتے سمندر سے دنیا کو ہر دکھ سے پاک کرتا ہے وہاں مستقبل میں آنے والی ہر آزمائش اور برے حالات کی خبر دے کر کیسے ممکن تھا کہ اس کی رحمت جوش میں نہ آتی اور عالمین کا یہ حصہ جو آپؐ کے بعد کا ہے خواہ وہ امت مسلمہ یا دنیا کا ہر مذہب جو اپنے پیشوا کا منتظر تھا آپؐ کی رحمت سے مستفید نہ ہوتا۔

پھر دیکھیں وہ تمام دنیا جو بعث بعد الموت ظاہر ہوگی۔ وہ اس رحمۃ للعالمین ﷺ کی شفاعت سے فیض پائے گی اور جہنم سے نجات کی واحد راہ رحمۃ للعالمین ﷺ ہی قرار پائی۔ وہ رحمت عالم ﷺ وسیلہ بنتا ہے اور خدا کے حضور سیدھی صاف اور ہموار راہ کی طرح بچھ جاتا ہے کہ خدا کا نور اس پر دوڑے اور اس راہ سے تمام دنیا پہ چھا جائے تا ارحم الراحمین کا رحم اپنی اس مخلوق پر نچھاور ہوتا رہے اس طرح خدا اس کے ذریعے شفاعت کا در کھول دیتا ہے تا اس کی مخلوق پر رحم کیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''آنحضرت ﷺ چشمہ فیض ہیں۔ آپؐ کا فیض لازماً لوگوں کو پہنچے گا۔ کسی کا فیض آپؐ کو نہیں پہنچ سکتا، سوائے خدا کے۔ میرے نزدیک خاتمیت کا آخری معنی یہی ہے کہ وہ فیض رساں جو ہر دوسرے کو فیض پہنچائے اور کبھی کسی سے فیض حاصل نہ کرے سوائے اس کے کہ جس کی وہ مہر ہے، جس کے ہاتھوں سے لگتی ہے۔ پس کامل رسول، سب سے کامل رسول، اکمل رسول، سب کاملوں سے بڑھ کر کامل اور سب خدا رسیدہ لوگوں سے بڑھ کر خدا رسیدہ ایک ایسا رسول تھا جس کا فیض تمام نبیوں پر پھیلا ہے۔ تمام بنی نوع انسان پر پھیلا ہے۔ حیوانات پر پھیلا ہے۔ جمادات پر پھیلا ہے۔ ان کو پہنچا جو آپؐ کے آنے سے بہت پہلے پیدا ہوئے۔ اس کائنات کو پہنچا جو ابھی ابتدائے وجود کی حالت میں کروٹیں بدل رہی تھی۔ کیونکہ آپؐ آخری رسول تھے اس لئے آپ فیض رساں ہیں لیکن تمام تر فیوض آپؐ نے اپنے ربّ سے پائے۔ یہ توحید کامل ہے جس کا سمجھنا ضروری ہے اور اس کے نتیجہ میں جہاں حمد کی طرف غیر معمولی توجہ اور عارفانہ توجہ پیدا ہوتی ہے وہاں درود کی طرف بھی غیر معمولی اور عارفانہ توجہ پیدا ہوتی ہے۔

(خطبہ جمعہ 20 دسمبر 1991ء۔ خطبات طاہر جلد 10 ص 990)

میں اس مضمون کو حضرت مسیح موعود کے اس اقتباس پر ختم کرتا ہوں۔

''درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفیٰؐ اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا وہ مربی اور نفع رسان کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھوڑایا وہ نور اور نور افشان کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا وہ حکیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا وہ کریم اور کرامت نشان کہ جس نے مردوں کو زندگی کا پانی پلایا وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے امت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا وہ شجاع اور پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا وہ حلیم اور بے نفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا اور اپنی ہستی کو خاک سے ملایا وہ کامل موحد اور بحر عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا وہ معجزہ قدرت رحمٰن کہ جو اُمی ہو کر سب پر علوم حقانی میں غالب آیا اور ہر یک قوم کو غلطیوں اور خطاؤں کو ملزم ٹھہرایا۔''

(براہین احمدیہ جلد اول صفحہ: 17)

انظر الیّ برحمۃ و تحنن
یا سیدی انا احقر الغلمان

اے میرے آقا تو مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر اے میرے آقا میں ایک حقیر ترین غلام ہوں۔

مکرم مدثر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ فن لینڈ

میرے والد لیفٹیننٹ ریٹائرڈ قریشی محمد اسلم صاحب

آف کسراں (اٹک)

خاندانی تعارف

میرے والد صاحب کا تعلق انڈیا کشمیر کے ضلع پونچھ تحصیل کنویاں میں آباد ایک نمبردار فیملی سے تھا جو علاقہ کی ایک بااثر فیملی ہونے کے ساتھ ساتھ اہلِ حدیث فرقہ سے تعلق رکھنے کی بنا پر ایک مذہبی گھرانہ تھا۔ 1930ء سے 1934ء میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے رفیق حضرت مسیح موعود کی دعوت الی اللہ اور دعاؤں کے نتیجہ میں ہمارے خاندان کے اکثر احباب نے احمدیت قبول کر لی۔ لیکن میرے دادا محترم جناب سردار کالا خان صاحب اس دوران حضرت بابو عبدالکریم صاحب شہید اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی کے زیر دعوت رہے اور ان کے درمیان احمدیت کے متعلق کافی بحث وغیرہ ہوتی رہی کہ اسی دوران ایک خواب کے ذریعہ احمدیت کی سچائی آپ پر کھل گئی اور کشمیر سے قادیان پیدل سفر کر کے حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔

آپ کی اہلیہ آپ کی بیعت سے قبل اپنے ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے ہمراہ احمدیت قبول کر چکی تھیں اور پھر ان کے ہاں 15 اپریل 1940ء کو میرے والد محترم قریشی محمد اسلم صاحب کی پیدائش ہوئی اور یوں اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدائشی احمدی ہونے کا اعزاز بخشا۔ آپ بچپن سے نیک فطرت، حلیم، بہادر، خوش مزاج اور ذہین تھے، ابتدائی تعلیم آپ نے پونچھ کشمیر میں حاصل کی لیکن اسی دوران 1947ء میں پاکستان اور بھارت کی تقسیم کا مرحلہ آگیا اور ہمارے سارے خاندان کو کشمیر (پونچھ) کا اپنا آبائی علاقہ چھوڑ کر پاکستان ہجرت کرنا پڑی چنانچہ خوف کے سائے میں پیدل سفر طے کرتا ہوا یہ قافلہ جب پاکستان پہنچا تو گورنمنٹ کی طرف سے واہ کینٹ میں مہاجرین کے لیے بنائے گئے عارضی کیمپ میں چند دن پناہ ملی اس کے بعد انہیں مانسر (اٹک) میں ایک دوسرے عارضی کیمپ میں شفٹ ہونا پڑا۔ اور پھر میرے دادا صاحب کو پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے دو جگہوں پر کچھ زمین حاصل ہوئی، ان میں کچھ زمین تراڑکھل آزاد کشمیر میں ملی جبکہ باقی زمین اٹک کے ایک گاؤں کسراں میں الاٹ ہوئی جہاں ہمارے باقی اکثر خاندان کو بھی آباد ہونا تھا، چنانچہ 1950 میں ہمارا خاندان کسراں ضلع اٹک میں آباد ہوگیا۔

کسراں اس وقت ایک پس ماندہ اور چھوٹا سا گاؤں تھا اس لیے یہاں بچوں کی تعلیم کے لیے صرف پرائمری سکول تھا جبکہ مڈل اور ہائی سکول گاؤں سے تقریباً 6 کلومیٹر دور پیدل فاصلہ پر واقع تھا، چنانچہ میرے والد صاحب نے پرائمری تعلیم کے بعد ان تمام مشکلات کے باوجود اعلیٰ پوزیشن میں میٹرک پاس کیا اور 1960ء میں پاکستان ائیر فورس میں ملازمت اختیار کر لی اور کراچی منتقل ہوگئے، اسی دوران اپنے ہی خاندان سے تعلق رکھنے والی میری والدہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ سے آپ کی شادی ہوگئی جن کا تعلق ایک مخلص احمدی گھرانے سے تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان میں سے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں عطا فرمائیں، جبکہ کچھ عرصہ بعد آپ نے ایک غیر خاندان اور پاکستان ائیر فورس کے میڈیکل شعبہ سے تعلق رکھنے والی نو احمدی خاتون سے دوسری شادی بھی کی جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں، پاکستان ایئر فورس میں رہتے ہوئے 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران آپ کی بہادری اور قابلیت کی وجہ سے آپ کو کئی تمغوں سے نوازا گیا اور فوجی قیادت میں اپنی قابلیت کی ایسی داد حاصل کی جسے دیکھتے ہوئے آپ کے سینئر آفیسرز نے آپ کو پاک آرمی کمیشن کے امتحان میں بیٹھنے کا مشورہ دیا۔

چنانچہ آپ نے ایف اے تک تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ بفضلِ اللہ تعالیٰ پاکستان آرمی کمیشن کا امتحان پاس کیا اور ائیر فورس سے پاکستان آرمی میں بطور لیفٹیننٹ نامزد ہوئے اور کاکول (ایبٹ آباد) میں واقع کیڈٹ اکیڈمی سے اپنی ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد AK رجمنٹ میں باقاعدہ طور پر بطور لیفٹیننٹ ذمہ داری سنبھال لی۔

آپ کی خداداد ذہانت اور اخلاص سے جہاں آپ کے بہت سے آفیسرز آپ پر بے حد خوش تھے وہاں کچھ نے شاید حسد کی وجہ سے آپ کے احمدی ہونے کی مخالفت شروع کر دی اور کئی طرح سے پریشان کر کے آپ پر دباؤ ڈالا گیا، یہاں تک کہ آپ کی زندگی کو بھی کچھ خطرات محسوس ہونے لگے، چنانچہ ان سارے حالات کو دیکھتے ہوئے آپ نے آرمی چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور 1970ء میں آپ نے آرمی کے تمام Benefit کے ساتھ ریٹائرمنٹ لے لی۔ اس کے بعد کچھ عرصہ آپ سندھ میں واقع شاہنواز صاحب کے باغات اور زمینوں کی دیکھ بھال پر بطور انچارج مامور رہے، اور بعد ازاں ایک احمدی دوست سے مل کر کنسٹرکشن کی کمپنی بنائی اور کافی عرصہ گورنمنٹ کے مختلف پراجیکٹس ٹھیکے پر حاصل کرتے رہے۔ اسی دوران آپ کی دوسری اہلیہ سرکاری طور پر اپنے شعبے میں ہی سعودی عرب چلی گئیں اور اس کے دو سال بعد آپ کو 1984ء میں گورنمنٹ کی طرف سے وزٹ ویزہ پر اہلیہ کو ملنے کی غرض سے سعودی عرب جانے کا موقع ملا اور یوں اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ طور پر حج کرنے کی سعادت بھی بخشی۔

آپ نے حج کے دوران ہونے والے تمام واقعات کو بقلم خود ایک تحریر کی شکل میں بعنوان ''اے جذبہء عشق گر میں چاہوں'' لکھا جو میرے پاس محفوظ ہے اور انشاء اللہ اسے شائع بھی کیا جائے گا۔ بہرحال سعودی عرب سے حج ادا کرنے کے بعد آپ اپنی اہلیہ اور چار بچوں کے ہمراہ جب واپس پاکستان پہنچے تو ملک میں ضیاء الحق کے اینٹی احمدیہ آرڈیننس کے نفاذ کی وجہ سے کافی حالات خراب تھے چنانچہ آپ کی اہلیہ کے چند غیر احمدی رشتہ داروں نے ایک مولوی سے مل کر آپ اور آپ کی فیملی کے خلاف کافی اشتعال انگیز

پروپیگنڈا شروع کر دیا جس کا آپ کی اہلیہ کی سرکاری ملازمت پر بھی منفی اثر ہونا یقینی تھا اس لیے وہ ان شرارتوں سے خوف زدہ ہو کر مخالفین کے ساتھ مل گئی۔

دوسرے دن ایک جرگہ نما بڑے مجمع میں آپ کو بلایا گیا جہاں نہ صرف تمام لوگ غیر از جماعت تھے بلکہ کچھ شدید مخالفین احمدیت بھی تھے اور اس محفل کے مہمان خصوصی اٹک شہر کے ایک مولوی صاحب تھے جنہوں نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے آپ کی اہلیہ کی طرف سے سعودیہ میں سرکاری ملازمت کے دوران کمائی جانے والی ایک پرکشش رقم کی پیشکش کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب کچھ آپ کو ملے گا اگر آپ ہمارے ساتھ ہماری مسجد میں جا کر صرف یہ اعلان کر دیں کہ آپ مسلمان ہیں، آپ نے نہایت دلیری سے انہیں جواب دیا کہ ہاں الحمدللہ میں...... ہوں مگر میں یہ اعلان آپ کی مسجد میں جا کر نہیں کروں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہاں آپ مجھ سے کن باتوں کا انکار کروانا چاہتے ہیں، آپ نے بڑی بہادری سے وہاں یہ اعلان کیا کہ میں احمدی تھا، احمدی ہوں اور احمدی ہی رہوں گا انشاء اللہ۔ اس پر مولوی نے کھڑے ہو کر غصہ سے کہا کہ آپ تو کافر ہیں جبکہ آپ کی اہلیہ اب مسلمان ہو چکی ہیں اس لئے اب آپ کا نکاح ٹوٹ چکا ہے۔ آپ نے اپنی اہلیہ کو اپنے سامنے بلوایا اور پوچھا کہ کیا مولوی صاحب درست کہہ رہے ہیں۔؟ وہ خاموش تھی آپ نے اپنا سوال دوبارہ دہرایا تو اہلیہ کے منہ سے ہلکی سی ہاں کی آواز آئی اس پر آپ نے بچوں کا پوچھا جو اس وقت پندرہ سال سے کم عمر کے تھے تو جواب ملا کہ وہ بھی منحرف ہو گئے ہیں اور والدہ کے پاس ہی رہنا چاہتے ہیں، آپ خاموشی سے سب کچھ چھوڑ کر واپس آ گئے اور اپنے گھر سے اپنا ذاتی قیمتی سامان بھی اٹھانا گوارا نہ کیا بلکہ اٹک شہر سے ملحقہ اپنا خوبصورت قیمتی مکان بھی انہیں دے دیا اور پھر زندگی بھر نہ ان سے کوئی تعلق رکھا اور نہ کبھی ان کا ذکر کیا۔ اس واقعہ کو دوسرے دن کی اخبارات نے بھی جگہ دی اور کچھ عرصہ آپ کے خلاف ختم نبوت ہفت روزہ رسالہ میں گالیوں اور دھمکیوں سے بھرے آرٹیکل کی مہم بھی چلتی رہی۔ بہرحال آپ نے نہایت تحمل و برداشت سے ان سب حالات کا مقابلہ کیا اور اپنے ایمان میں الحمدللہ ذرہ سی بھی لغزش نہیں آنے دی 1988ء میں آپ نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفة المسیح الرابع کی خاص شفقت کے نتیجہ میں شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین میں ملازمت اختیار کی اور ساری توجہ اپنی اولاد (ہم بہن بھائیوں) کی تعلیم و تربیت پر مرکوز کر دی۔

1998ء میں آپ کو جماعت احمدیہ کسراں ضلع اٹک کا صدر جماعت مقرر کر دیا گیا، آپ نے نہایت مشکل حالات میں یہ ذمہ داری سنبھالی اور جماعتی ترقی کے لیے بے حد محنت کے ساتھ خدمت بجا لاتے رہے، اور ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد مکمل طور پر کسراں میں ہی رہائش پذیر ہو گئے۔ آپ ایک اچھے مقرر، شاعر، اور مضمون نویس بھی تھے چنانچہ آپ ہمیشہ خلیفة المسیح کی خدمت میں نہایت پیارے مضامین کے تحت خطوط لکھتے۔ جبکہ آپ کے کچھ مضامین الفضل میں بھی شائع ہو چکے ہیں اسی طرح آپ کی ڈائریوں میں سے بہت سے اشعار اور نظمیں ملی ہیں جو پہلے شائع نہیں ہوئیں، آپ خوش اخلاق ہونے کے ساتھ ساتھ خوش مزاج طبیعت کے بھی مالک تھے اور دوسرے کو مذاق میں بڑی گہری بات سمجھانے کا کمال ہنر رکھتے تھے۔

میں احمدی ہوں اور جھوٹ نہیں بولتا

ملازمت کے بعد معاشی حالات کافی خراب ہوئے جبکہ آپ کو بچوں کی اعلیٰ تعلیم اور کچھ دوسرے معاملات کے لیے ان دنوں رقم کی اشد ضرورت تھی اور شاید اسی ضرورت کو دیکھتے ہوئے ہمارے ایک غیر احمدی رشتہ دار نے ایک دن آپ کو بتایا کہ فتح جنگ شہر کے بالکل ساتھ چالیس کنال پر مشتمل نہایت قیمتی زمین آپ کے والد صاحب کے نام پر نکلی ہے جو انہیں کشمیر سے آنے کے بعد گورنمنٹ آف پاکستان نے دی تھی اور اس کا اب ریکارڈ سامنے آیا ہے اس سلسلہ میں اسی علاقے کے ایک آدمی کا پتہ بھی دیا جس کے پاس اس زمین کی باقی ساری تفصیل تھی، چنانچہ دوسرے یا تیسرے دن آپ مجھے اپنے ساتھ لے کر اس آدمی کے پاس گئے اور زمین کے بارے میں تفصیل طلب کی اس نے پہلے تو ہماری نہایت اعلیٰ رنگ میں خاطر شروع کر دی اور اس کے بعد اس نے بات یہاں سے شروع کی کی آپ کو یہ زمین میں اس شرط پر لے کر دوں گا کہ اس میں سے تین کنال زمین آپ لڑکیوں کے سکول کے لیے وقف کریں گے، الغرض کچھ دوسری باتوں میں بھی آپ کو کچھ شک ہوا کہ اس کے پیچھے کچھ نہ کچھ فراڈ ہو سکتا ہے، آپ نے اس سے کھل کر بات کی مجھے بتاؤ کہ یہ زمین کیا میرے والد صاحب کے نام پر ہے یا نہیں اس نے جواب میں کہا کہ ہاں آپ کے والد صاحب کے نام پر ہی ہے اور اگر نام میں کچھ نقطہ برابر فرق ہوا بھی تو میں نام درست کروا دوں گا۔ اس پر آپ نے اس کی دی ہوئی چائے کی پیالی نیچے رکھ دی اور کھڑے ہو کر بڑے جلال میں بولے کہ دیکھو میں ایک احمدی ہوں اس لیے میں جھوٹ نہیں بولتا اور مجھے یہ زمین نہیں چاہیئے۔ آپ نے فوراً مجھے ساتھ لیا اور وہاں سے واپس آ گئے۔ بعد میں یہ معاملہ کھل گیا کہ یہ آپ اور آپ کے صدر ہونے کی بنا پر مقامی جماعت کے لیے بنائی گئی ایک خطرناک سازش تھی، جسے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور آپ کی فراست و دوراندیشی سے ناکام بنا دیا۔

دین و خلافت کے نام پر غیرت و بہادری

ویسے تو آپ بچپن سے نہایت بہادر اور عظیم حوصلے کے مالک تھے اور سکول کی زندگی کے دوران بھی آپ نے ہمیشہ بہادری کے ساتھ زندگی گزاری، لیکن جوانی میں تو آپ کی بہادری کا ہمارا پورا علاقہ گواہ تھا اور علاقہ بھر میں آپ کو لوگ ایک آرمی آفیسر کے طور پر جانتے تھے اور لفٹین صاحب کہہ کر پکارتے تھے کیونکہ آپ اس علاقے کے پہلے آرمی آفیسر بھی تھے، اور دین کے نام پر تو آپ کی بہادری ناقابلِ بیان تھی۔ ضیاء الحق دور میں مخالفین نے ہماری جماعت کے کچھ احمدیوں کے نام پر دھمکی آمیز خطوط لکھنے شروع کیے جن میں حضرت مسیح موعود کے لیے غلیظ زبان استعمال کی جاتی۔ مگر ہم یہ خط پھینک دیتے اور درگزر سے کام لیتے۔ ایک دن جب یہ خط میرے نام آیا تو میں گھر میں موجود نہیں تھا اور یہ خط آپ کے ہاتھ لگ گیا آپ نے حضرت مسیح موعود کے متعلق ایسی گندی تحریر پڑھی تو غصہ سے بے چین ہو گئے، اور اکیلے ہی گاؤں کے ڈاک خانہ میں چلے گئے جہاں مخالف تنظیم کے کچھ نوجوان بیٹھے یہ خط ابھی لکھ رہے تھے آپ نے ان سب کو للکارا اور ان کے سامنے وہ تمام خط پھاڑ دیئے اور انہیں کہا کہ تم میں سے کسی میں اگر کچھ دین کی غیرت ہے تو میرے مقابل پر آؤ ورنہ اس طرح چھپ کر دھمکیاں دینے سے تمہیں کیا ملے گا مگر وہ تمام لڑکے ایک ایک کر کے وہاں سے بھاگ گئے اور ڈاک خانے کے مینیجر نے بھی آپ سے معذرت کی

آپ کو نظام جماعت اور خلافت سے جنون کی حد تک محبت تھی اس وقت صرف ایک مثال لکھتا ہوں کہ ربوہ میں آپ نے ایک شخص سے 50,000 (پچاس ہزار) روپے لینے تھے، جو اس نے چند قسطوں میں ادا کرنے تھے، کہ اچانک اس کو کسی جماعتی نافرمانی پر اخراج از نظام جماعت کی سزا ہو گئی، آپ اس کے پاس گئے اور اسے سمجھایا کہ وہ اپنی غلطی تسلیم کرے اور حضور سے فوراً معافی مانگے مگر اس کے غلط اصرار پر آپ اس سے ناراض ہو کر واپس آ گئے اور دوبارہ اس سے رابطہ ہی نہیں کیا اور ساری رقم اسے چھوڑ دی۔

اسی طرح آپ کی صدارت کے دور میں گاؤں کی دیواروں پر جماعت اور حضرت مسیح موعود کے خلاف کچھ گندی تحریریں مخالفین نے رات کے اندھیرے میں چھپ کر لکھ دیں آپ کو صبح جب اس کا علم ہوا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ ان تحریرات کے فوٹو بنا لیے جائیں جو اسی وقت میں نے دو احمدی خدام کے ساتھ مل کر بنا لیے چنانچہ آپ نے فوراً پولیس سٹیشن فون کر کے تھانے دار کو بلا لیا اور اسے یہ فوٹو دکھا کر نہایت احسن رنگ میں بات سمجھائی اور اس واقعہ کو گاؤں کے آئندہ امن برباد کرنے کی ایک بڑی وجہ بتایا اور اس پر یہ بھی واضح کر دیا کہ اگر یہ مسئلہ یہاں حل نہ ہوا تو یہ فوٹو افسران بالا تک بھی جا سکتے ہیں۔ چنانچہ تھانے دار نے اپنی موجودگی میں ان تحریروں کو مٹانے میں احمدی خدام کی مدد مانگی اور رنگ کا ڈبہ منگوانے کے لیے کچھ رقم کا بھی مطالبہ کیا، آپ نے رقم اسی وقت اپنی جیب سے دے دی مگر کمال حکمت سے احمدی خدام کی بجائے ایک مخالف کے ہاتھوں یہ تحریریں مٹانے کا کام کروانے کے لیے اس کا نام پیش کیا جسے اسی وقت پولیس نے وہیں طلب کر لیا اور رنگ کا ڈبہ ان کے ہاتھ میں دے کر وہ تمام تحریریں مٹوائیں اور ساتھ ہی مساجد سے آئندہ ایسی تحریرات لکھنے والوں کے لیے مقدمہ و سزا کے اعلانات کروا دیئے گئے جن کا عرصہ دراز تک دشمن کے ذہن پر گہرا اثر رہا۔

مالی قربانی کا غیر معمولی جذبہ

آپ ہمیشہ ہمیں کہتے تھے کہ آسائش و آرام کے وقت ادا کی ہوئی نماز اور مشکلات کے وقت ادا کیا ہوا چندہ اللہ تعالیٰ کے ہاں لازماً قبول ہوتا ہے، اور آپ اللہ کے فضل سے موصی تھے اور اپنی اور اپنی اہلیہ کی تمام جائیداد کا حصہ آپ نے اپنی زندگی میں ادا کر دیا اور حصہ آمد کے ساتھ ساتھ باقی تمام چندے بھی سال کے پہلے دن ادا کرتے جبکہ چندہ تحریک جدید کی اہمیت تو آپ کے نزدیک بے حد زیادہ تھی اسی لیے اس مد میں ہمیشہ سے آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود، خلفاء راشدین، خلفاء احمدیت اور اپنے والدین کے نام کا چندہ جاری کیا ہوا تھا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نئے سال کے اعلان کرنے کے فوراً بعد ادا کرتے نیز اپنے پیدائشی احمدی ہونے پر اپنے رب اور اپنے بزرگوں کے شکر گزار ہونے کا ہمیشہ ذکر کرتے رہتے تھے اور اسی وجہ سے ہمیشہ ان کے نام کے ساتھ صدقات اور چندہ جات ادا کرتے تھے۔ آپ کو چندے کی برکت کا اس قدر یقین تھا کہ اپنی پنشن میں مناسب اضافہ خود لگا کر اپنی ڈائری میں پہلے لکھتے اور اس اضافہ کے ساتھ چندہ سال کے شروع میں ایڈوانس ادا کر دیتے اور ہمیں ملکی بجٹ سے قبل ہی بتا دیتے کہ اس مرتبہ میری پنشن میں اتنا اضافہ انشاء اللہ ضرور ہوگا اور جب گورنمنٹ کا بجٹ پیش ہوتا تو ہر سال آپ کی پنشن میں اتنا ہی اضافہ ہو جاتا، ایک دفعہ یہ اضافہ ان کے اندازے سے کم ہوا تو کچھ بے چین ہوئے اور

کہا کہ شاید اس دفعہ چندے میں کچھ کمی رہ گئی ہے، لیکن ہمیں حیرت تب ہوئی کہ آپ کے نام پر بنک کی طرف سے اضافے کا خط جب موصول ہوا تو اس میں رقم آپ کے اندازے کے مطابق لکھی تھی۔ایک دفعہ آپ نے اپنے پوتے اور میرے بیٹے عزیزم مطہر احمد دانش کے لیے کچھ رقم جمع کی تو مجھے کہنے لگے کہ ”میرا خیال تھا کہ کسی بنک میں اس بچے کے نام یہ رقم محفوظ کردوں جو اس کے بالغ ہونے پر اسے ملے پس میں نے آج یہ ساری رقم چندے میں دے کر اس کے لیے محفوظ کر دی ہے“۔آپ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے کہتے کہ سال کے شروع میں چندہ دے کر پورا سال اس کی برکات سے فائدہ اٹھایا کرو اور خود بھی اس پر یوں عمل کرتے کہ آپ کی وفات پر جب وصیت کا ریکارڈ چیک کیا گیا تو پتہ چلا کہ آپ نے اگلے سال کا چندہ بھی ادا کیا ہوا ہے۔

ایک جھوٹا مقدمہ اور تائیدِ الٰہی

2000ء کے شروع میں آپ اور خاکسار پر ایک جھوٹا مقدمہ بنا دیا گیا جو احمدیت سے منحرف ہونے والے آپ کے بہت قریبی رشتہ دار کی طرف سے تھا۔ان دنوں ہمارے نہ صرف گھریلو معاشی حالات خراب تھے بلکہ احمدیت مخالف رشتہ داروں کی طرف سے بھی سخت قسم کی پریشانیوں کا سامنا تھا۔آپ نے نہایت عقلمندی اور صبر سے تمام معاملات برداشت کئے اور ہر معاملہ سے مرکز کو باخبر رکھا، آپ اس وقت صدر جماعت تھے اس لیے اس واقعہ سے مقامی جماعت میں خاصی بے چینی پیدا ہوئی جسے دور کرنے کے لیے مرکز کی طرف سے ایک وفد سارے معاملے کی تحقیق کرنے کے لیے آیا، تحقیق میں یہ بات واضح ہوگئی کہ مقدمہ سراسر جھوٹ پر مبنی اور ساری غلطی مخالف گروہ کی تھی تاہم مقامی جماعت کو ہونے والی پریشانی و جماعت کی بہتری اور مرکز (ربوہ) سے آنے والے وفد کی سفری تکلیف کے احساس کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے مرکزی وفد کے سامنے بیت میں کھڑے ہوکر تمام مقامی جماعت کے سامنے معذرت کی اور اس سارے واقعہ پر نہایت افسوس کا اظہار کیا، یوں سچے ہوکر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرنے کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی جبکہ اسی وفد نے مقامی حالات کے پس منظر میں آپ کو ربوہ شفٹ ہونے کا دوستانہ مشورہ بھی دیا۔ مجھے یاد ہے کہ ان دنوں محترم والد صاحب سحری کے وقت اپنی تمام فیملی کے ساتھ باجماعت تہجد کے نوافل ادا کرتے اور رات کے اس پہر آپ کے سجدوں میں سے صرف مدھم سسکیوں کی آواز سنائی دیتی تھی دوران نماز آپ دعاؤں میں حضرت مسیح موعود کے اردو اشعار اونچی آواز میں بھی پڑھتے خاص کر یہ شعر ع

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
کیا مرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن

الغرض اس مقدمہ کے معاملات کسی حد تک نپٹانے اور بہت دعاؤں کے بعد آپ نے کسراں سے ربوہ شفٹ ہونے کا فیصلہ کیا جو یقیناً ایک مشکل فیصلہ تھا۔آپ نے اس دن اپنی پوری فیملی کو ایک جگہ بلایا اور کہا کہ دیکھو تم سب کی بہتری کے لیے میں نے آج ربوہ شفٹ ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے، وہاں تم نے ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان بنانا ہے۔میں تمہیں قبل از وقت بتاتا ہوں کہ ربوہ تمہیں خوب آزمائے گا اور شروع میں طرح طرح کی مشکلات تم پر آئیں گی لیکن یاد رکھنا کہ ہمت نہیں ہارنی خوب دعائیں کرنا اور میری طرف سے تمہیں اپنی بہتری کے لیے ربوہ سے آگے جانے کی اجازت تو ہے لیکن واپس گاؤں آنے کی نہیں، پھر آپ نے چند ابراہیمی دعاؤں کو دہرایا اور انہیں دعاؤں کے سائے میں اپنا سب کچھ چھوڑ کر ہم نومبر 2000ء میں ربوہ شفٹ ہوگئے۔دراصل آپ کی ہجرت کے اسی فیصلے میں وہ تائیدِ الٰہی تھی جس نے آگے چل کر ہماری زندگیوں میں ایک عظیم انقلاب برپا کرنا تھا۔

پہلے چار سال سخت ترین حالات کا سامنا کرنا پڑا۔طرح طرح کی مشکلات آئیں اور بڑھ بڑھ کر آزمائشوں نے ڈیرے ڈالے مگر خلیفۃ المسیح کی دعاؤں اور ہمارے محترم والدین کی راتوں کی گریہ و زاری نے ہمیں سنبھالے رکھا، آپ نے تمام مشکلات کو نہ صرف خود برداشت کیا بلکہ ہماری ہمت بھی بڑھاتے رہے ہمیں مخاطب کرکے کہتے کہ اللہ کی مدد اور نصرت اب بہت قریب ہے اور میری اولاد کو اللہ تعالیٰ بہت جلد دین و دنیا کی بے شمار نعمتوں سے نوازنے والا ہے بس تم سب دین و خلافت کا پلو پکڑے رکھو اور پھر الحمدللہ آپ کے قول اور خدائی وعدہ کے عین مطابق بہت جلد وہ خوشی کا سورج طلوع ہوا، دنیا کی ہر نعمت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی، بیٹوں اور بیٹیوں کے رشتوں کے تسلسل میں بفضل اللہ تعالیٰ ہمدرد، مخلص اور نہایت پیار کرنے والے رشتے اور نئے رشتہ دار آپ کو نصیب ہوئے اور آپ کی زندگی میں ہی نئی زمین اور نیا آسمان اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کردیا، ہر طرف سے خوشیاں دیکھنے کو ملیں، آپ کی زندگی میں آپ کی اکثر اولاد دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل گئی اور اولاد کی طرف سے الحمدللہ آپ کا دل سکون سے پُر ہوا یہاں تک کہ وفات سے کچھ عرصہ قبل مجھے ایک دن سکائپ پر آن لائن بات کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ ”میں خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں وہ کم ہے کہ اس نے مجھے خوش قسمت ترین انسانوں میں سے بنایا۔میری تمام حسرتیں اور خواہشیں اس نے پوری کردیں اب تو میں اپنے خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں تجھ سے اور تو مجھ سے راضی ہوا اس کے بعد آپ نے اسی مضمون کے تسلسل میں قرآن پاک کی آیت مبارکہ تلاوت بھی کی۔

قبولیتِ دُعا

آپ کو چلتے پھرتے اور دوران سفر گاڑی میں ہر وقت درود شریف اور عربی دعاؤں کے ورد کرنے کی عادت تھی اسی طرح نماز میں قیام کے دوران آپ عربی دعاؤں کے ساتھ ساتھ درثمین کے اشعار بھی پڑھا کرتے تھے ایک دفعہ ربوہ میں ایک دوست فیملی کی بچی نے آپ کو دعا کی درخواست کی تو آپ نے کچھ دن بعد اسے بلایا اور کہا کہ میں نے تمہارے لیے جب دعا کی تو مجھے ایک بڑے سائز میں لفظ 'ج' دکھائی دیا ہے جس کے اندر تمہارا نام لکھا ہے۔اس بات کے کچھ دن بعد اس بچی کا جرمنی سے بہت اچھا رشتہ آیا اور وہ جرمنی چلی گئی۔علاوہ ازیں جس نے بھی آپ کو دعا کا کہا آپ اس کے لیے خاص دعا کرتے اور اس سے رابطہ بھی رکھتے، گھر میں ہم سے دعائیہ خط لکھوا کر حضور انور کی خدمت میں خود فیکس کروانے جاتے۔کچھ عرصہ قبل آپ کو ایک ذاتی شیروانی حضور انور کی طرف سے تحفہ میں ملی تو آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور اس بنا پر کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کپڑے تو بادشاہوں کے لیے تجویز کر رکھے تھے آپ نے اظہارِ تشکر میں صدقات دیئے اور اسے خصوصی دعا کے وقت استعمال کرنے کو کہا۔

آپ کو بہت ساری عربی دعائیں یاد تھیں اور اکثر آپ ان کا ورد کرتے رہتے تھے، خلافت جوبلی 2008ء کے دوران خاکسار پر رمضان کیلنڈر پر عہدِ وفا خلافت لکھنے پر ایک مقدمہ بنا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ایک ماہ تک اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز ملا جب ہمیں جیل میں لے جایا جا رہا تھا تو آپ نے بہت حوصلے سے مجھے الوداع کیا اور جاتے ہوئے مجھے دعائیہ خزائن کی کتاب دی جس کا مجھے اور باقی اسیران ساتھیوں کو جیل میں بے حد فائدہ ہوا۔آپ کی اکثر دعاؤں کی قبولیت کے ہم سب گواہ بھی ہیں، آپ ہر معاملہ اور پریشانی میں ہمیں دعا کی طرف خاص توجہ کرنے کے لیے کہتے کہ **”میں نے اپنے خدا کو منانے میں چالیس دن سے زائد عرصہ کبھی نہیں لگایا“۔**

سفرِ آخرت کی تیاری

یومِ وفات تک آپ ایک تندرست انسان تھے اور آپ کی صحت کافی اچھی تھی لیکن کچھ عرصہ سے آپ ہمیں اپنی وفات کے متعلق کچھ خوابیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے اشارے بتاتے رہتے تھے پچھلے سال خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم مظفر احمد ظفر آف امریکہ نے آپ اور والدہ صاحبہ کو امریکہ سپانسر کرنے کی درخواست جمع کروائی تو کہنے لگے کہ میرے کاغذات کہیں اور جمع ہو گئے ہیں ویسے بھی مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت قربانیوں کے بعد ربوہ عطا کیا ہے میں ربوہ سے باہر کہیں نہیں جاؤں گا لیکن اپنی اہلیہ کو امریکہ جانے کی اجازت دے دی، اس کے ساتھ ساتھ جن رشتہ داروں کے ساتھ مذہبی و خاندانی اختلافات کی وجہ سے عرصہ دراز سے تعلقات خراب تھے، وفات سے ایک ہفتہ قبل آپ ان سب کو ملنے گئے اور ان میں سے چند ایک کی کچھ مالی امداد بھی کی اور کچھ مریضوں کے علاج اور جسمانی تکلیف دور کرنے کا بہتر بندوبست کیا، آپ نے خاندانی دشمنی اور پرانے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر ایک کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کی اور ہمیں بھی ان کی بھرپور مدد کرنے کی تلقین کی۔وفات والے روز یعنی مورخہ 20/اگست 2012ء جو کہ عید الفطر کا بھی دن تھا آپ نئے کپڑے پہن کر بھرپور تیار ہوئے اور عید کی نماز ادا کرنے کے بعد گھر والوں سے عید ملے اور سب سے مخاطب ہوکر مسکراتے ہوئے کہنے لگے کہ آج تین فرشتے مجھے لینے آرہے ہیں اس کے بعد اپنی چھوٹی بیٹی کو مخاطب کرکے کہا کہ کیا تم مجھ پر خوش ہو تو وہ بولی کہ ابو میں آپ پر خوش ہوں کیا ہوا ہے آپ مسکرائے اور بولے کہ اب مجھے کوئی ڈر نہیں، تھوڑی دیر بعد اپنی چھوٹی پوتی (عمر 3 سال 6 ماہ) کو پیار سے بلایا اور اس کے ہاتھ میں کیمرہ دیکھا تو اسے بولے کہ میری ایک تصویر بناؤ جو اس نے اسی وقت بنالی جو اتفاق سے بہت اچھی بنی اور یوں یہ آپ کی آخری تصویر ہمیں نصیب ہوئی، پھر خاکسار نے بذریعہ فون آپ سے بات کی اور عید مبارک کہا آپ نے تھوڑی سی گفتگو کرنے کے بعد مجھے کہا سب بچوں کو میری طرف سے عید مبارک اور السلام علیکم، یہ کہہ کر ساتھ ہی اللہ حافظ کہا اور کال بند کردی، لیکن دس منٹ بعد مجھے یہ اطلاع موصول ہوئی ہمارے والد صاحب کا اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو چکا ہے، وفات کے وقت آپ کی عمر 72 سال تھی۔مورخہ 23/اگست 2012ء آپ کی تدفین ربوہ بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور مورخہ 6/اکتوبر 2012ء (بمطابق الفضل 30/اکتوبر 2012ء) ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت آپ کا جنازہ غائب پڑھایا۔

آخر میں تمام احباب کی خدمت میں ہمارے پیارے والد صاحب کی بخشش اور درجات کی بلندی اور آپ کی ساری آل اولاد کے لیے خصوصی دعا کی درخواست ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں والدین کی دعاؤں کا وارث بنائے اور ہمیشہ ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ حمیدہ شاہدہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شفقت رسول صاحب دارالنصر شرقی نور ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے پوتے عامر احمد سعدی واقف نو ابن مکرم سعادت احمد سعدی صاحب کی تقریب آمین مورخہ 21 ستمبر 2013ء کو تھائی لینڈ میں ان کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔ مکرم محی الدین صاحب مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ بشریٰ سعادت صاحبہ کے حصے میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے نور سے بچے کے سینے کو روشن فرمائے اور ہماری نسلوں کو قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے نواسے ذیشان مصور احمد خان واقف نو ابن مکرم مظفر احمد خاں صاحب آف سویڈن نے بعمر ساڑھے چھ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 20 مئی 2013ء کو اس کی آمین کی تقریب ڈیسائڈ ہال ٹوٹنگ لندن میں ہوئی۔ مکرم محمد ابراہیم عابد صاحب نے اُن سے قرآن کریم ناظرہ کی چند آیات سنیں اور دعا کرائی۔ عزیزم ذیشان مصور احمد خان مکرم بشیر احمد خان آف ہیلسنبورگ سویڈن کا پوتا اور محترم ناصر احمد بہادر شیر صاحب مرحوم سابق افسر حفاظت خاص کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآنی فضائل اور برکات سے نوازے اور نورِ قرآن سے منور کرے۔ آمین

ولادت

مکرم حافظ ناصر احمد عالم صاحب معلم سلسلہ پھیرو چیچی ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل کے ساتھ خاکسار کے بڑے بھائی محترم مظفر احمد عالم صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ کو تین بیٹوں کے بعد مورخہ 13 ستمبر 2013ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت امۃ العلیم عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مبارک احمد عالم صاحب مرحوم آف میرا بھڑکا ضلع میر پور آزاد کشمیر کی پوتی اور مکرم محمد شفیع صاحب آف دولیاہ جٹاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، صحت وسلامتی والی لمبی عمر پانے والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور تمام بچوں کا وقف قبول فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مہر قطب دین صاحب مرحوم احمد نگر مورخہ 23 ستمبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ احمد نگر میں مقامی مربی سلسلہ صاحب مکرم فخر احمد بھٹی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بیت المبارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور تدفین بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شکیل احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ خلافت احمدیہ سے کامل وفا کا تعلق رکھنے والی اور واقفین خصوصاً مربیان کا بہت احترام کرتی تھیں۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ ہر مالی تحریک میں ضرور حصہ لیتی تھیں۔ ہمیشہ اولاد کو خلافت سے کامل وفا کی نصیحت کرتی رہتیں۔ صابر اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ نے تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نسیم احمد صاحب محلّہ فیکٹری ایریا سلام تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ ناصرہ شکور صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ عبدالشکور صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ عرصہ سات ماہ سے گلے اور منہ کے کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں۔ آجکل نوری ہسپتال اسلام آباد میں علاج جاری ہے۔ 6 ڈوز لگانے کے بعد اسلامک انٹرنیشنل ہسپتال اسلام آباد میں سرجری متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1 ۔ اختتامی خطاب حضور انور

حضور انور نے فرمایا غیر لوگ جماعت کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حقیقی دین کے پیغام کا ہمیں آج پتہ چلا ہے۔ یہاں کے پریس کے بعض نمائندوں نے سوال کیا کہ یہ دین حق جو تم پیش کر رہے ہو یہ تو مختلف ہے، میرا یہی ان کو جواب ہوتا ہے کہ یہی حقیقی دین ہے۔ یہاں کے بڑے چینل ABC کے نمائندوں نے بھی یہ کہا اور ساتھ یہ کہنے لگے، لیکن ایک بات ہے کہ آسٹریلین لوگوں کو تمہارا یہ پیغام پہنچ نہیں سکا۔ پس یہ بات ہمارے لئے شرمندگی والی ہے کہ ہم سے کہا جا رہا ہے کہ یہ پیغام ہم تک کیوں نہیں پہنچایا جا رہا۔ ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس پیغام کو پہنچائیں۔ حضور انور نے جماعت آسٹریلیا کو لیف لٹس کے ذریعہ امن کے پیغام کو پہنچانے کے حوالے سے ہدایات سے نوازا۔ فرمایا دنیا چاہتی ہے اس تک یہ پیار کا پیغام پہنچے، ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ خلافت کی طرف سے ہر تحریک کیلئے بھرپور کوشش کرے۔ ضروری نہیں کہ جماعتی نظام پہلے توجہ دلائے افراد بھی نظام کے پیچھے پڑ جائیں کہ ہمیں اس دینی مہم میں شامل کرنے کے لئے مواد مہیا کرو اور پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ نماز اور مالی قربانی کے ساتھ یہ وعدہ ہے یعنی ہمارے کام میں برکت اس وقت پڑے گی جب ہم اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ہم میں سے ہر ایک کو اس مقام تک پہنچنے کی ضرورت ہے جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود دیکھنا چاہتے ہیں۔

فرمایا ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا کے کونے کونے میں خطبہ کا جو پیغام پہنچتا ہے یہ بھی سنیں، کہیں دن ہے کہیں رات ہے لیکن خلافت کی آواز خطبہ جمعہ کے ذریعہ سے ہر جگہ بیک وقت پہنچ رہی ہے۔ دنیا کے اس براعظم میں گزشتہ خطبہ جو میں نے دیا وہ تمام دنیا نے دیکھا اور سنا۔ یہ خوبصورتی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے نظام کے ساتھ وابستہ کر کے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔ خطبہ میں دنیا کے حالات کے مطابق راہنمائی ہوتی ہے اور یہ راہنمائی بھی اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور اس کے فضل سے ہوتی ہے۔ حضور انور نے مالی تحریکات کے ذریعہ دنیا بھر میں ہونے والے جماعت کے کاموں کی تفصیل اور ایم ٹی اے کی برکات کے واقعات بیان فرمائے۔

فرمایا معروف فیصلہ وہ ہے جو شریعت کے مطابق ہے ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خلیفہ کبھی شریعت کے خلاف فیصلہ نہیں دے گا۔ پس خلافت سے وابستہ ہونا اور اس کی باتوں پر عمل کرنا ہر اس شخص کا کام ہے جو اپنے آپ کو بیعت میں شامل کرتا ہے۔ ہر اس مومن کا فرض ہے جو اپنے آپ کو خلافت کے انعام کا حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔

پس ہر ایک احمدی بچے، بوڑھے، جوان، مرد اور عورت پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ دین حق کی ترقی اب خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ دعاؤں، قربانیوں اور کامل اطاعت کے ساتھ اپنے آپ کو اس کا حصہ دار بنائیں، اس کی برکات سے فیضیاب ہوں۔ حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور وہ مشن آنحضرت ﷺ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا، آپؐ کے خوبصورت اسوہ کو دنیا پر ثابت کرنا اور قرآن کریم کی روشن تعلیم کے بارے میں دنیا کو بتانا ہے۔ پس اٹھیں اور اپنے اس فریضہ کو پورا کرنے کے لئے صرف منہ سے نہیں بلکہ اپنے ہر عمل سے اس کوشش میں جت جائیں۔ جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عملی مظاہرہ کر کے ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جنہوں نے قیامت تک اس وعدے کے پورا ہونے کا مصداق بنتے چلے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے بعد حضور انور نے اختتامی دعا کرائی اور دعا کے بعد جلسہ سالانہ آسٹریلیا کی حاضری 4 ہزار 27 بیان فرمائی اور فرمایا بیرونی مہمان 181 ہیں اور 25 ملکوں کی نمائندگی ہے نیز 64 غیر از جماعت مہمان ہیں الحمدللہ۔

احباب جماعت نے مختلف زبانوں میں نظمیں اور ترانے پیش کئے حضور انور نے ازراہ شفقت انہیں سماعت فرمایا۔

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام سوال و جواب

بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا بھی سنت نبوی ہے۔

س: جماعت احمدیہ برطانیہ کو سو سالہ جوبلی منانے کے ضمن میں کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! جماعت احمدیہ برطانیہ سو سالہ جوبلی منا رہی ہے تو اس کا فائدہ تبھی ہے جب یہ سو سال ہمارے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے کا ذریعہ بننے والے ہوں اور ہم یہ عہد کریں کہ آئندہ نسلوں میں بھی ہم اس تعلیم کو جاری رکھیں گے ان خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جو حضرت مسیح موعود نے ہم سے کی ہیں۔ ورنہ یہ جوبلیاں اور یہ فنکشنز اور یہ دعوے اور نعرے کوئی چیز نہیں۔

تبدیلی نام

مکرمہ شاہدہ صاحبہ 9/14 دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام شاہدہ محمود بنت محمود احمد عابد سے تبدیل کر کے شاہدہ بنت محمود احمد عابد رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

خبریں

سمندر میں موجود خوبصورت اور پُراسرار

غار نساؤ زمانہ قدیم میں انسان غاروں کو رہائش گاہ کے لئے استعمال کیا کرتا تھا جبکہ آج صرف مہم جُو افراد ہی غاروں کا رخ کرتے ہیں، دنیا بھر میں زیادہ تر غار پہاڑوں میں موجود ہیں جبکہ کچھ زیر سمندر ہیں۔ بہاماس بھی ایسا ہی ایک ملک ہے جو اپنے دلفریب جزیروں کے ساتھ ساتھ بلیو ہولز نامی غاروں کی وجہ سے دنیا بھر میں شہرت رکھتا ہے۔ سطح سمندر سے 663 فٹ گہرائی پر واقع یہ غار ایک منفرد دنیا کا حسین منظر پیش کرتے ہیں جہاں انواع و اقسام کی چٹانیں اور آبی حیات موجود ہے۔ یہ غار اس قدر گہرے اور پراسرار ہیں کہ ان میں صرف تربیت یافتہ غوطہ خور ہی جا سکتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 16 جولائی 2013ء)

ماحولیاتی آلودگی سے کینسر اور ہارٹ اٹیک

برطانوی ماہرین نے کہا ہے کہ ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے پھیپھڑوں کا سرطان اور ہارٹ اٹیک ہو سکتا ہے۔ ایسے علاقے جہاں ٹریفک کا رش ہوتا ہے وہاں زیادہ ماحولیاتی آلودگی پھیلتی ہے اور اس کے نتیجے میں وہاں رہنے والے لوگوں کے پھیپھڑوں کے کینسر اور دل کی بیماریوں میں مبتلا ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ ماہرین کی 13 سالہ تحقیق میں 30 ہزار افراد کو شامل کیا گیا جن میں سے 2095 افراد کی موت پھیپھڑوں کے سرطان کی وجہ سے ہوئی، دوسری جانب عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے سالانہ 1.3 ملین لوگوں کی اموات ہوتی ہیں۔

(روزنامہ دنیا 16 جولائی 2013ء)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

W.B Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔اکتوبر

طلوع فجر	4:46
طلوع آفتاب	6:05
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:45

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

10/اکتوبر 2013ء

1:30 am	دینی وفقہی مسائل
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 دسمبر 2007ء
6:30 am	انصاراللہ یوکے کا اجتماع
7:30 am	دینی وفقہی مسائل
8:10 am	حضرت محمد ﷺ کا حج کا سفر۔ ایک ڈاکومنٹری
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	یورپ میں پیس کانفرنس۔ حضور انور کے ساتھ برسلز اور جرمنی میں پریس کانفرنس دسمبر 2012ء
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 9 دسمبر 1996ء
9:25 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:20 pm	یورپ میں پریس کانفرنس

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئین اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

FR-10